از عدالتِ عظمیٰ

کے۔ کرشنا مچاریولو ودیگران

بنام

شری وینکٹیشورا ہندو کالج آف انجینئرنگ ودیگر

تاریخ فیصلہ: 21 فروری، 1997

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

نجی کالج کا غیر تدریسی عملہ-لیب اسسٹنٹس-یومیہ اجرت پر مقرر کیا گیا-دوسرے سرکاری ملازمین کے برابر مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کا دعوی-عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن-قرار پایا کہ، قابل عمل ہے-وہ آئین کے آرٹیکل 39 (د) کے تحت سرکاری ملازمین کے برابر تنخواہ کے حقدار ہیں۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 39 (د) اور 226 -مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ — نجی کالج کے اساتذہ جو امداد کی گرانٹ وصول نہیں کر رہے ہیں - قرار پایا کہ، آرٹیکل 226 کے تحت داد رسائی حاصل کر کے حکومت کی طرف سے جاری کردہ احکامات کے نفاذ کی درخواست کرنے کے حقدار ہیں-رٹ پٹیشن قابل عمل ہے-وہ آرٹیکل 39(d) کے تحت سرکاری ملازمین کے برابر تنخواہ کے حقدار ہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1774، سال 1997۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈبلیو۔ اے۔ نمبر 179، سال 1996 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایل این راؤ، وی ایس ریڈی اور ایس یو کے ساگر۔

جواب دہندگان کے لیے بی پارتھا سارتھی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ دونوں فریقوں کی طرف کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 23 اپریل 1996 کو ڈبلیو اے نمبر 17, سال 1996 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ امر یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور چھ دیگر افراد کو فریقِ مخالف نجی کالج کے غیر تدریسی عملے میں لیب اسسٹنٹس کے عہدے پر یومیہ اجرت کی بنیاد پر تعینات کیا گیا تھا۔ انہیں یومیہ اجرت دی جا رہی تھی۔ مساوی تنخواہ کی درخواست مسترد ہونے کے بعد، انہوں نے دیگر سرکاری ملازمین کے برابر مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ دینے کی ہدایت کے لیے موجودہ رٹ پٹیشن کی ہے۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ انتظامی ہدایات نے انہیں تنخواہ کے پیمانے کا دعوی کرنے کا حق دیا ہے تاکہ وہ سرکاری ملازمین کے برابر ہوں۔ سوال یہ ہے کہ: جب اس سلسلے میں کوئی قانونی قاعدہ جاری نہیں کیا گیا ہو، اور ادارہ، متعلقہ وقت پر، کسی امداد کی امداد کی وصولی میں نہ ہو؛ کیا آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن قابل عمل نہیں ہے؟ اس عدالت کے فیصلوں کے طویل سلسلے کے پیش نظر کہ جب حکومت کی طرف سے کسی ادارے میں تعلیم فراہم کرنے کے لیے دلچسپی پیدا کی جاتی ہے، جو کہ شہریوں کا بنیادی حق ہے، تو تعلیم پڑھانے والے اساتذہ کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں مفادِ عامہ کا عنصر ملتا ہے۔ نتیجتاً، عوامی مفاد کا تقاضا ہے کہ ان ملازمین کی سروس شرائط کو سرکاری ملازمین کے مساوی ضابطہ میں لایا جائے۔ نتیجتاً، کیا وہ بھی حکومت کی انتظامی ہدایات کے مطابق تنخواہ کے پیمانے کی برابری کے حقدار نہیں ہیں؟ یہ بھی تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کے ساتھ رٹ پٹیشن دائر کرنے والے تمام افراد بعد میں رٹ پٹیشن سے دستبردار ہو گئے تھے اور اس کے بعد مدعا علیہ انتظامیہ نے سرکاری ملازمین کے برابر تنخواہیں ادا کیں۔ چونکہ اپیل کنندگان عدالتی دباؤ کے بذریعے اپنے حق کے نفاذ پر اصرار کر رہے ہیں، اس لیے انہیں قانون کے تحفظ کی ضرورت ہے اور وہ اس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ریاست کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو تعلیم کے حق سے فائدہ اٹھانے کے لیے سہولیات اور مواقع فراہم کرے۔ نجی ادارے تعلیمی مواقع کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ نجی ادارے میں کسی عہدے پر باضابطہ طور پر مقرر کردہ استاد بھی حکومت کی طرف سے جاری کردہ احکامات کے نفاذ کی درخواست

کرنے کا حقدار ہے۔ سوال یہ ہے کہ کسی کو کس فورم سے رجوع کرنا چاہیے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ داد رسائی انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کے تحت دستیاب ہے۔ جب مفادِ عامہ کا کوئی عنصر تشکیل دیا جاتا ہے اور ادارہ اس عنصر کو پورا کر رہا ہوتا ہے، تو استاد، ادارے کا بازو بھی آرٹیکل 226 کے تحت فراہم کردہ داد رسائی سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہوتا ہے؛ دائرہ اختیار کا حصہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ یہ مختلف حالت ہوگی، اگر علاج نجی قانون کا داد رسائی ہے۔ لہذا، انہیں اسی فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو دیگران کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ رٹ پٹیشن قابل عمل ہے۔ وہ آئین کے آرٹیکل 39(d) کے تحت سرکاری ملازمین کے برابر تنخواہ کے حقدار ہیں۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ رٹ جاری کی جاتی ہے۔ لیکن حالات میں بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی۔